روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 3 جون 2005ء 25 ربیع الثانی 1426 ہجری 3 احسان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 122

توحید اور سچائی کا داعی

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے اسلام سے قبل اپنی قوم کی بدکرداریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا جس کی نجابت اور صدق اور امانت اورعفت کو ہم سب جانتے ہیں۔ اس نے ہمیں توحید اور سچائی اور امانت اور صلہ رحمی کی طرف بلایا اور ہم نے اسے قبول کرلیا۔

(مسند احمد جلد5 ص290 حدیث نمبر1649)

9 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ یوگنڈا

جلسہ سالانہ یوگنڈا سے اختتامی خطاب، بوسیا کی بیت کا افتتاح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

20 مئی 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر پڑھائی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یوگنڈا کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ جلسہ سالانہ یوگنڈا کے پہلے دن کی طرح جلسہ کا یہ دوسرا اور آخری دن بھی ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے اوراس کے ساتھ یوگنڈا بھی ان ممالک میں شامل ہوگیا جہاں سے حضور انور کے خطبات جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر ہوئے۔

(حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ مورخہ 24 مئی 2005ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

دو بجے حضور انور نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ Jinja Neil Resort تشریف لے آئے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور اپنے اختتامی خطاب کے لئے جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور کچھ دیر کے لئے جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔

جلسہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ "یاعین فیض اللہ والعرفان" سے منتخب اشعار پڑھے گئے اوران کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔

حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ کل میں نے آپ کو زیادہ سے زیادہ وقت دعا اور ذکر الٰہی میں گزارنے کی طرف توجہ دلائی تھی جو کہ ہماری پیدائش کا مقصد اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ آپ میں سے ہر ایک نے اسی طرح کوشش کی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا آج میں حقوق العباد اور نظام جماعت کے مضمون کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قرآن کے دو ہی حکم ہیں ایک اللہ کی توحید اوراس کی فرمانبرداری اور دوسرا اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے ان ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ کردار کے اچھے ہوں اور ہر قسم کی بدیوں سے دور بھاگنے والے ہوں، پنج وقتہ نمازوں کے عادی ہوں، جھوٹ نہ بولیں، کسی کو دکھ نہ دیں، کسی کو اپنی زبان کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور کبھی کسی سے بدعہدی یا فساد کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ ہر ایک سے ہمدردی ان کا شیوہ ہو اور ہمیشہ اپنے خدا سے ڈرتے رہیں اور اپنی زبان ہاتھ اور سوچوں کو ہر قسم کی ردی اور منفی باتوں سے بچا کر رکھیں۔

ظلم، جھگڑے، کسی کو تنگ کرنا اور رشوت خوری اور دوسروں کے حقوق دبانے سے ہمیشہ دور رہیں۔ کسی بری مجلس میں نہ بیٹھیں، کبھی کسی مذہب کو کوئی نقصان پہنچانے یا برا کہنے کے بارہ میں نہ سوچیں یا کسی قوم یا کسی فرقہ کے لوگوں کو تکلیف نہ دیں۔ ہر ایک کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں، معافی اور چشم پوشی ان کا شیوہ ہو۔ صبر اور تحمل سے ہر کام کریں۔ کبھی کسی پر نامناسب طریق سے کوئی حملہ نہ کریں اور اپنے غصے کو قابو میں رکھیں۔ اگر کوئی ان کے ساتھ ظلم اور زیادتی بھی کرے تو سلام کہہ دیں اور پُر وقار طور پر ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح آپ کے دل ہر کجی سے پاک اور ہاتھ ہر ظلم سے آزاد اور آنکھیں ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رہیں۔ اللہ کی مخلوق سے ہمدردی اور دیانتداری کے سوا کوئی اور جذبہ تم لوگوں میں نہ ہو۔

حضور انور نے نظام جماعت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنے دل ودماغ اور سوسائٹی میں خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا نظام جماعت کی بقاء کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اطاعت اور فرمانبرداری کا طریق اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جو سورۃ نساء کی آیت نمبر 60 میں مذکور ہے۔

حضور انور نے سورۃ نساء کی اس آیت کی روشنی میں تفصیل سے نظام جماعت کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی۔ اوراس ضمن میں حضور انور نے سورۃ انفال کی آیت 47 کا بھی ذکر فرمایا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں لڑائی جھگڑے نہ کرو ورنہ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ پس ایسے موقعوں پر صبر اختیار کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یاد رکھو کہ جو لوگ جماعت کے ساتھ اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں وہی

(باقی صفحہ 2 پر)

محترم مولانا ملک غلام نبی شاہد صاحب وفات پاگئے

افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ بزرگ خادم سلسلہ اور سابق مربی سلسلہ محترم مولانا ملک غلام نبی شاہد صاحب مورخہ 24 مئی 2005ء کو بیلجیئم میں بعمر 75 سال وفات پا گئے۔ اگلے دن آپ کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے لیووین (Leuven) بیلجیئم میں پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا مورخہ 30 مئی کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

آپ مورخہ 13 جنوری 1930ء کو خردایاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حسن محمد صاحب معلم اصلاح وارشاد نے 1929ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر بیعت کی تھی۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب نے زندگی وقف کرنے کے بعد 1951ء میں مولوی فاضل اور 1952ء میں جامعۃ المبشرین کا امتحان پاس کیا۔ 1948ء میں آپ فرقان فورس میں بھی رہے۔ 1956ء میں خدمات دینیہ کیلئے آپ کی تقرری سیرالیون ہوئی۔ جہاں آپ پانچ سال تک رہے۔ واپسی پر ایک سال کیلئے جامعہ احمدیہ میں آپ کو بطور استاد خدمت کی توفیق ملی اور دوبارہ سیرالیون کیلئے روانہ ہوئے جہاں آپ نے کئی نئی جماعتیں اور بو (Bo) شہر میں سیکنڈری سکول قائم کیا۔ 1966ء میں آپ کو غانا بھجوایا گیا۔ جہاں آپ چار سال تک رہے۔ 1975ء میں آپ کو تیسری مرتبہ سیرالیون بھجوایا گیا جہاں ایک سال تک بطور امیر ومربی انچارج خدمات ادا کرتے رہے۔ 1980ء میں آپ کو کینیا بھجوایا گیا اور 1984ء تا 1989ء آپ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خدمات بجالاتے رہے۔ 1991ء میں آپ کی ریٹائرمنٹ ہوئی اور آپ نے بیلجیئم میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

(باقی صفحہ 8 پر)

(حضور انور کا دورہ بقیہ از صفحہ 1)

طاقت پکڑا کرتے ہیں۔اس ضمن میں حضور نے ایک حدیث بھی بیان فرمائی کہ اگر تمہارے حقوق دبائے بھی جارہے ہوں تو پھر بھی تمہیں اطاعت ہی اختیار کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا پس ہر احمدی کو اسی کے مطابق اپنی زندگی استوار کرنی چاہئے۔اس کے بعد حضور انور نے کبھی بھی جھوٹ نہ بولنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ جھوٹ نہ بولنے کے نتیجہ میں انسان بدیوں سے مکمل طور پر چھٹکارا پالیتا ہے کیونکہ ایک جھوٹ آگے بہت سے جھوٹ بولنے کا سبب بنتا ہے۔اس لئے ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ مکمل طور پر جھوٹ بولنے سے باز رہے اور جب جھوٹ نہیں بولے گا تو بے شمار برائیوں سے بچ جائے گا۔

پھر حضور انور نے ہمیشہ اچھی بات کہنے کی نصیحت فرمائی اور زبان کو ہر قسم کی برائی، بدی اور گالی گلوچ سے محفوظ رکھنے کی نصیحت فرمائی۔

معاشرے میں پائی جانے والی بدیوں کا ذکر کرکے حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی جس کا یہ فرض ہے کہ وہ سوسائٹی کو پاک صاف بنائے اسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائے اور مجھے امید ہے کہ عموماً احمدی اللہ کے فضل سے اس قسم کی برائیوں سے محفوظ ہوتے ہیں تاہم اگر کسی میں ان کا کچھ بھی شائبہ ہو تو اسے پوری سنجیدگی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی عہد بیعت کے مضمون کو پیش نظر رکھ کر اپنے اندر پاک تبدیلی کرنی چاہئے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی وجہ سے دینی تعلیم کا بہترین نمونہ بنائے اور اپنا حقیقی بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آخر پر حضور انور نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے جلسہ میں تشریف لاکر رونق بخشی۔

حضور انور کا یہ خطاب شام سوا چھ بجے ختم ہوا۔اس کے بعد حضور انور نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔اس موقع پر بچیوں نے اردو اور مقامی زبان میں نظمیں پڑھیں ایک مقامی افریقن بچی نے حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام ؏

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔بعد میں اس کا ترجمہ لوگنڈا زبان میں نظم کی ہی صورت میں پیش کیا گیا۔

حضور انور نے ان سب بچیوں میں قلم تقسیم فرمائے۔اس کے بعد حضور انور نے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آٹھ بجے حضور انور نے احمدیہ بیت جنجہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

21 مئی 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ بیت الذکر جنجہ میں پڑھائی۔پروگرام کے مطابق آج بوسیا (Busia) اور پھر وہاں سے آگے امبالے (Mbale) کے لئے روانگی تھی۔ Jinja سے Mbale کا فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔

صبح آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔گیارہ بجے حضور انور بوسیا پہنچے جہاں اس علاقہ کے احباب جماعت نے پرجوش نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور نے یہاں نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کا افتتاح فرمایا اور دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور نے بیت کا معائنہ فرمایا اور فرمایا بیت اچھی بنائی ہے۔حضور انور نے بیت کے اندر سیلنگ بورڈ لگانے کی ہدایت فرمائی اور میناروں کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو بھی بہتر شکل میں بنائیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مشن ہاؤس کی عمارت کو بھی ٹھیک کریں۔

بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے احاطہ میں شامیانے لگا کر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد حضور انور نے احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا آج آپ کی اس بیت کا افتتاح ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ اس بیت کو ہمیشہ نمازیوں سے بھرے رکھے۔یہ بیوت الذکر جو اللہ تعالیٰ کا گھر کہلاتی ہیں ان کا اپنا ایک مقام ہے۔اس بیت کا جہاں یہ بہت بڑا مقصد ہے کہ اس میں آکر ایک خدا کی عبادت کی جائے وہاں اس کا ایک یہ بھی مقصد ہے کہ جماعت کا اتحاد اس سے ظاہر ہو اور ہمیشہ یہاں سے محبت و پیار کے پیغامات نکلیں اور علاقہ میں پھیلیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں آپ لوگ شامل ہوئے ہیں تو حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کے بعد ہم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے جو کہ صحیح اور حقیقی دین کی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود نے کھول کر بیان کیں اور ایک لمبے عرصہ سے ان تعلیمات کو جن پر گرد پڑ چکی تھی آپ نے خوبصورت انداز میں بیان کیا۔اب یہی باتیں آپ نے اپنے علاقہ میں دوسروں کو بھی بتانی ہیں اور ان تک پہنچانی ہیں۔قبول کرنا نہ کرنا ہر ایک کا ذاتی فعل ہے۔لیکن آپ نے یہ باتیں ضرور پہنچانی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ بیت ایک علامت کے طور پر ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں خداتعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور محبت اور امن کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔تو بہرحال ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ جہاں اس نے اللہ کے حکم کے مطابق اس کی عبادت کرنی ہے اور پانچوں وقت بیت کو آباد کرنا ہے وہاں یہ بھی فرض ہے کہ خدا کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق دوسروں سے محبت و پیار کا سلوک کرنا ہے اور دوسروں کا خیال رکھنا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح جو مہمان یہاں آئے ہوئے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ جماعت کا پیغام ہمیشہ محبت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔

حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ علاقے کے لوگ جہاں احمدی ان سے محبت و پیار کا سلوک کریں گے وہ بھی اس کا خیال رکھیں گے اور علاقے میں امن و محبت کی فضا پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ چاہئے کہ خواہ احمدی ہوں، عیسائی ہوں یا دوسرے مذاہب کے لوگ ہوں۔سب ایک ہوکر، بھائی بھائی بن کر اس علاقے میں امن کی فضاء قائم رکھیں گے اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں گے کہ انسانیت کے مقام کو قائم رکھنا ہی انسان کا مقصد ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھائی بھائی بن کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب گیارہ بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔

دعا کے بعد علاقہ کے چیئرمین صاحب نے حضور انور کی خدمت میں وزیٹرز بک پیش کی جس پر حضور انور نے انگریزی میں درج ذیل نوٹ رقم فرمایا۔(اس نوٹ کا ترجمہ درج ذیل ہے)

یہ علاقہ بہت پرامن ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح پرامن اور ثابت قدم رکھے اور اس علاقہ کے افراد کو اپنے ملک کے ساتھ مخلص رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں ایک دوسرے سے درگزر کرنے کی طاقت دے۔

اس کے بعد حضور انور نے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔

گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر جہاں سے امبالے (Mbale) کے لئے روانگی ہوئی۔ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امبالے پہنچے۔جہاں احباب جماعت نے ایک کثیر تعداد میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔سوا ایک بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے "احمدیہ ہسپتال امبالے" کا معائنہ فرمایا۔احمدیہ ہسپتال امبالے جماعت کے کمپلکس میں واقع ہے۔اس کمپلکس میں ہسپتال کی خوبصورت عمارت کے علاوہ احمدیہ بیت امبالے، مشن ہاؤس، ڈاکٹر صاحب کی رہائش اور کارکنان کے مکانات ہیں۔

حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات، آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، فارمیسی، وارڈز، الٹراساؤنڈز، ایکسرے ڈیپارٹمنٹ اور کنسلٹیشن روم دیکھے اور ڈاکٹر صاحب اور ایڈمنسٹریٹر صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ہسپتال میں ایک احمدی بچہ زیر علاج تھا۔حضور انور نے اس کا حال دریافت فرمایا۔اور رقم بھی عطا فرمائی۔

بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے احاطہ میں شامیانے لگا کر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔حضور انور ہسپتال کے معائنہ کے بعد اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

تین بجے اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد امبالے ریجن کے ڈپٹی کمشنر نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو امبالے کے لوگوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔اور کہا کہ حضور انور کا یہ وزٹ ایک تاریخی وزٹ ہے اور آج کا دن امبالے کے لوگوں کے لئے ایک تاریخی دن ہے کہ حضور یہاں موجود ہیں۔ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہم حضور انور کے بہت شکرگزار ہیں کہ آپ نے یہاں امبالے میں اپنا ہسپتال کھولا ہے اور آپ سب کا بہت خیال رکھتے ہیں۔آپ کے ہسپتال کو ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔اس سہولت کی وجہ سے ہم بہت خوش ہیں۔

ڈپٹی منسٹر نے کہا کہ یہاں گورنمنٹ کے ہسپتال میں بعض سہولیات نہیں ہیں۔ہم آپ کے ہسپتال سے وہ سہولیات استعمال کرتے ہیں۔امبالے کے لوگ اور اس شہر کے اردگرد بسنے والے لوگ سب آپ کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔اور اب جو میٹرنٹی وارڈ تعمیر ہو رہا ہے اس کا بھی ہم بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ ڈپٹی کمشنر نے احمدیہ جماعت کی کوششوں کو سراہا ہے اور صحت کے میدان میں جماعت کی خدمات کی تعریف کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا ماٹو ہے، ہمارا سلوگن ہے کہ ہم ہمیشہ ہر جگہ غرباء کی خدمت کے لئے تیار ہیں اور انسانیت کی اور خدا کی مخلوق کی مدد کے لئے تیار ہیں، جہاں بھی ضرورت ہو ہم انشاءاللہ مدد کریں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وہ ہر ضرورت کے وقت کرتے ہیں۔اور امید ہے آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔خدا کرے کہ اس ایریا کی ایڈمنسٹریشن بھی اپنے لوگوں کی خدمت کرے۔ان کو ہر لحاظ سے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوگوں کی خدمت کا موقع دیا ہے۔پس وہ اپنے عوام کی خدمت کریں اور ان کی دعائیں لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں نے اس زمانے کے امام کو قبول کیا ہے۔اور ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے اور آپ کی بیعت کی ہے۔پس اس کو ذہن میں رکھ کر اپنی زندگیاں آپس میں محبت و پیار سے گزاریں۔بھائی چارہ کے ساتھ رہیں۔خداتعالیٰ آپ سب کو اس علاقہ میں امن قائم کرنے کی توفیق دے۔آمین

اس کے بعد حضور انور میٹرنٹی وارڈ کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا سنگ بنیاد کی

(باقی صفحہ 8 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

وقف جدید ایک کامیاب الٰہی تحریک

پس منظر۔ شیریں ثمرات اور برکات

وقف جدید کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بابرکت تحریکات میں سے ایک بہت ہی اہم اور مبارک تحریک ہے جو آپ نے 1957ء میں القائے الٰہی کے تحت رشد واصلاح کے لئے جاری فرمائی۔ اس عظیم الشان تحریک کے مقاصد عالیہ میں سے ایک بڑا مقصد دیہاتی جماعتوں میں احباب جماعت کی تعلیم وتربیت ہے۔ اوران میں رہ کر اس علاقہ کی روحانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں سے شفایابی کے سامان کرنا ہے اور جہالت کو دور کر کے نئی نسل کی دین حق کی تعلیمات کی روشنی میں تربیت کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 9/ جولائی 1957ء کو عید الاضحیہ کے مبارک اور تاریخی موقعہ پر احمدی نوجوانوں کو خدمت دین کی ایک اہم تحریک کی طرف متوجہ کیا اور اشاعت دین کے سلسلہ میں بزرگوں اور صوفیاء کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا:

”خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے تھے۔ ...... پس خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ ......کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے، اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا...... پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔

وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریکِ جدید کے ملازم نہ ہوں۔ بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انھیں بتاؤں گا۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر ربوہ اور قادیان کی محبت اپنے دلوں سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسبِ ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں، لوگوں کو قرآنِ کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیا کے زمانے میں تھا۔

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانے میں بھی کوئی کمی نہیں کی یہ دیوبند ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔

سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں، بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور (-) اور نور ایمان پھیلائیں، اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں، بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت (-) کا ایک بہت بڑا موقع اس زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے زمانہ میں تھا یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔“

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 27/ دسمبر 1957ء کو اپنے خطاب میں اس تحریک کے سلسلہ میں فرمایا:

”میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر۔ یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو۔ اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔ یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے اور گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں مگر بہر حال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی۔ اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی“۔ (الفضل 16/ فروری 1958ء)

”ہماری اصل سکیم تو یہ ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ ہزار سینٹر سارے ملک میں قائم کر دئے جائیں ...... اگر ڈیڑھ ہزار سنٹر قائم ہو جائیں تو کراچی سے پشاور تک ہر پانچ میل پر ایک سنٹر قائم ہو جاتا ہے...... پس اگر ڈیڑھ ہزار سینٹر قائم ہو جائیں تو ہمارے ملک کا کوئی گوشہ اصلاح وارشاد کے دائرے سے باہر نہیں رہ سکتا ...... ہماری سکیم ایسی ہے جس کے ماتحت چار چار، پانچ پانچ مربع میل میں ایک ایک سنٹر قائم ہو جاتا ہے پھر اور ترقی ہو تو دو دو مربع میل میں بھی ایک ایک سنٹر مقرر کیا جا سکتا ہے بلکہ اور ترقی ہو تو ایک ایک میل کے حلقہ میں بھی سنٹر مقرر ہو سکتا ہے اور اگر ایک ایک میل میں ہم سنٹر قائم کر دیں تو پھر ہمارے ملک میں کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہتی جہاں خدا اور رسول کی باتیں نہ ہوتی ہوں جہاں قرآن کی تعلیم نہ دی جاتی ہو اور جہاں (-) کا پیغام نہ پہنچایا جاتا ہے۔“

(الفضل 15 مارچ 1958ء)

”وقفِ جدید کے قیام پر ابھی ایک سال کا عرصہ گذرا ہے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی درخواستیں برابر چلی آرہی ہیں مگر ابھی یہ تعداد بہت کم ہے میرے نزدیک وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد کم سے کم ایک ہزار ہونی چاہئے اور اگر ان کی تعداد دس یا بیس ہزار ہو جائے تو اور بھی اچھا ہے۔“

(الفضل 25 جنوری 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے سلسلہ میں جماعت کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”اس وقت حضرت مصلح موعود کو یہ نظر آرہا تھا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر جماعت میں کم از کم ایک معلم ضرور بٹھا دیا جائے .... جماعت خود بھی احساس رکھتی ہے کہ جب تک اسے کوئی معلم نہ دیا جائے۔ وہ ان ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا نہیں کرسکتی جو تربیت کے لحاظ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ لیکن اگر میرے پاس واقفین ہی نہ ہوں تو میں انہیں کہاں سے معلم مہیا کروں ...... پس پہلی بات تو یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ واقفین اس تحریک میں شمولیت کیلئے اپنے نام پیش کریں ...... میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت اس طرف توجہ دے تو ہر سال پہلے سال کی نسبت دگنی تعداد میں واقف آسکتے ہیں اگر ایسا ہوتا رہتا تو اس وقت واقفین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب پہنچ چکی ہوتی۔

(الفضل 12/ اکتوبر 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

”یہ تحریک بنیادی طور پر دو اغراض سے جاری کی گئی۔ پہلی غرض تو یہ تھی کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں چونکہ یہ ممکن نہیں تھا کہ ہر جگہ ایک مربی کو تعینات کیا جائے اس لئے خصوصاً نئی نسل میں کمزوری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ نہ صرف نئی نسلوں میں بلکہ تقسیم ہند کے بعد تو جوان میں کئی قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بنیادی طور پر دین کی مبادیات سے بھی بعض صورتوں میں وہ غافل ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے بشدت یہ محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصتاً دیہاتی تربیت سے ہو۔ اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضور نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو اولین ممبران وقف جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا۔ اور ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کی خاص طور پر تاکید کی گئی تھی۔“

(ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

”اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ مقصد تحریک وقف جدید کی بدولت بہت حد تک پورا ہو رہا ہے بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے وقف جدید کے شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس وقت 90 معلم وقف جدید کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ صیغہ بڑی عمدگی سے کام کر رہا ہے۔“ (الفضل 25 جنوری 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”وقف جدید ابھی 8 سالہ بچہ ہی ہے مگر اس عرصہ میں بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔ وقف جدید کے ماتحت جہاں جہاں بھی کام کیا گیا ہے بہت مفید نتائج نکلے ہیں۔“ (الفضل 6/ جنوری 1966ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ 1965ء کے موقع پر کارکنان وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں (-) کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ۔ وقف جدید والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ (-) کیلئے اتنی علم کی ضرورت نہیں جتنا یہ امر ضروری ہے کہ انسان میں جذبہ موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بارہ میں بعض (-) سے بھی بڑھ گئے ہیں۔“ (الفضل 16/ جنوری 1966)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 27/ دسمبر 1985ء کو وقف جدید کو عالمگیر سطح پر جاری کیا اور وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”دیہاتی جماعتوں میں علم کی کمی کی وجہ سے تربیتی لحاظ سے کمزوری بھی جلد پیدا ہو جاتی ہے لیکن عام طور پر اخلاص کا معیار اور اطاعت کا معیار بلند ہے۔ اس لحاظ سے کمزوری جتنی جلدی پیدا ہوتی ہے۔ اتنی جلدی

دور کرنے کیلئے بھی تیار ہو جاتے ہیں چنانچہ عملاً جہاں نمازی دس فیصد بھی نہیں تھے وہاں چند مہینوں کی کوشش سے تہجد گزار پیدا ہونا شروع ہو گئے‘‘۔

(ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

اس وقت خدا کے فضل و کرم سے وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت 226 معلمین کے ذریعہ 733 سے زائد دیہات مستفید ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہزاروں کی تعداد میں بچے اور بچیاں معلمین وقف جدید کے ذریعہ تعلیم القرآن اور بنیادی دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ 2004ء میں 57 ہزار 384/ افراد نے معلمین سے استفادہ کیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک اور موقعہ پر وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ’’مجھے بتایا گیا ہے کہ وقف جدید کے ماتحت اب اچھوت اقوام تک بھی (-) پہنچانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے امید افزا نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔‘‘

(الفضل 5 جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے خطاب 27/ دسمبر 1978ء وقف جدید کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’وقف جدید۔ اللہ کا فضل ہے بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ ایک کام جو بڑا پیارا وہ کر رہے ہیں وہ ہندوؤں میں اور بت پرستوں میں (-) کا ہے۔ اور آہستہ آہستہ یہ بت پرست اور خدائے واحد و یگانہ کو نہ ماننے والے جو قبیلے ہیں یہ خدائے واحد و یگانہ کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں (-) لا چکے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں صداقت (-) کے متعلق تحقیق میں مشغول ہیں۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی (-) کا نور حاصل ہو۔ وقف جدید کی ایک فری ڈسپنسری ہے وہ بھی بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ علاقہ مٹھی و نگر کے بارہ میں اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’شروع کے چند سالوں میں ہمیں کوشش کے باوجود پھل نہیں ملا۔ ان علاقوں میں کئی مسائل تھے جن سے نبٹنا ہمارے بس کی بات نہیں تھی ...... ان کے خصوصی حالات کی وجہ سے عیسائی ان کو اپنا شکار سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے وقف جدید کے کام شروع کرنے سے قبل عیسائیت کا جال پھیلا دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے معلمین وقف جدید کی کوششوں سے حیرت انگیز فضل فرمایا اور عیسائیوں کے کلیتہً وہاں سے پاؤں اکھڑ گئے۔ متعدد دیہات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین حق قائم ہو گیا۔‘‘ (ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوؤں میں سے احمدی ہونے والوں میں اب تک ایک مربی سلسلہ اور 8 معلمین بن کر پاکستان کے مختلف دیہات میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں اور جن جماعتوں میں یہ متعین ہیں یہ جماعتیں ان کے کام اور اخلاق سے بہت خوش اور مداح ہیں اور اس علاقہ کے 3 طلباء مدرسۃ الظفر میں زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت دے اور اس علاقہ کو توحید کے نور سے منور کر دے۔ آمین

تحریک وقف جدید کیلئے وقف کرنے والے نوجوانوں کو تعلیم و تربیت کے دوران ہومیو پیتھی طریق علاج کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ تا معلمین روحانی بیماریوں کے علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کا علاج کر کے بھی دکھی انسانیت کی خدمت بجا لا سکیں جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر فرمایا کہ

’’اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے۔‘‘

(الفضل 25 جنوری 1959ء)

خدمت خلق کے اس میدان میں بھی وقف جدید کے معلمین کی خدمات قابل قدر ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معلمین کی اکثریت اپنے فرائض منصبی کے ساتھ طبی میدان میں بھی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے وقف جدید کی نگرانی کی ذمہ داری سنبھالنے کے معاً بعد دفتر وقف جدید میں فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری قائم فرمائی اور خلافت کے منصب پر متمکن ہونے تک مفت علاج فرماتے رہے۔ یہ ڈسپنسری اب بھی خدا کے فضل سے بدستور جاری ہے اور بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ صرف 2004ء میں ربوہ اور بیرون ربوہ کے 51 ہزار سے زائد مریضوں نے اس سے استفادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقف جدید تھرپارکر جیسے پسماندہ علاقہ میں سسکتی انسانیت کیلئے بہت ہی غمخوار ثابت ہو رہی ہے اور اس علاقہ میں بنی نوع انسان کے روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہو رہا ہے۔ معلمین وقف جدید کے ذریعہ ہومیو پیتھی طریق اور طب یونانی اور ایلو پیتھی طریق علاج سے دکھی لوگوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ پاکستان کے تعاون سے تعمیر ہونے والا المہدی ہسپتال شفایابی اور حسن انتظام کے لحاظ سے ایک مقام حاصل کر چکا ہے یہ ہسپتال تمام بنیادی سہولتوں سے آراستہ ہے۔ بڑے بڑے افسران اور علاقے کے وڈیرے اور بڑے زمیندار بھی اس ہسپتال سے علاج کروانا پسند کرتے ہیں۔ مٹھی ہسپتال میں دو M.B.B.S ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر کے علاوہ تیرہ افراد پر مشتمل عملہ ہمہ وقت خدمت میں مصروف ہے۔

2004ء میں 19 ہزار 884 مریضوں نے استفادہ کیا جن میں سے 9 ہزار 830 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ کراچی سے آمدہ ڈاکٹرز کے تعاون سے میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔ 6 میڈیکل کیمپ لگائے گئے جس سے 6 ہزار 773 مریضوں نے استفادہ کیا اور 71 مریضوں کے آنکھوں کے آپریشن کئے گئے۔ اس کے علاوہ نگرپارکر میں بھی ایک ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

وقف جدید کے تحت وقف کرنے والے نوجوانوں کو مرکز میں رکھ کر تعلیم و تربیت دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیوی لحاظ سے معمولی تعلیم رکھنے والے ان واقفین نے میدان عمل میں قابل رشک خدمات سرانجام دیں۔

ابتدائی واقفین کے لئے پندرہ روزہ کلاس لگائی گئی تھی۔ 1964ء میں اس کا دورانیہ ایک سال کر دیا گیا۔ 1996ء میں اس کا دورانیہ دو سال تک بڑھا دیا گیا اور اس کو باقاعدہ ایک ادارے کی شکل دے دی گئی۔ جس کے لئے نصاب اور قواعد و ضوابط تیار کئے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس ادارے کو (مدرسۃ الظفر) کا نام عطا فرمایا۔ 2005ء سے معلمین کی تربیت کا دورانیہ دو سال سے بڑھا کر تین سال کر دیا گیا ہے۔ طلباء کے لئے ہوسٹل اقامۃ الظفر کی سہولت بھی موجود ہے جو تمام جدید سہولتوں سے آراستہ ہے۔ اس وقت مدرسۃ الظفر میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد 57 ہے اور اساتذہ کی تعداد 8 ہے۔

اللہ تعالیٰ وقف جدید کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اس کے اعلیٰ نتائج سے نوازے۔ آمین

(بقیہ صفحہ 5)

ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔

وہ خدا تو اتنا قادر ہے اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے جس کو دنیا چاہئے ہو وہ اس کو دنیا اور جس کو اللہ چاہئے ہو اس کو وہ مل جاتا ہے۔ پھر ہم یہ دعا کیوں نہ کریں کہ ’’ہمیں اللہ چاہئے‘‘۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

جب خدا سے ہم دل لگائیں گے اور جب وہ ہمیں مل جائے گا تو اس کائنات کا ہر ایک ذرہ، ہر مخلوق حتیٰ کہ زمین پر چلنے والا ایک کیڑا بھی پیارا معلوم ہو گا کہ اس کو بھی تو ہمارے پیارے خدا نے پیدا کیا ہے۔ پھر زندگی کتنی پیاری معلوم ہو گی، اس کی خاطر اٹھائی جانے والی ہر ایک تکلیف راحت دے گی کہ یہ اس رحمٰن خدا کی طرف سے آزمائش ہے وہ راحت اور صبر بھی خدا کی طرف سے ہی عطا کردہ ہو گا۔ پھر تمام انسان کیا ہی غریب اور کیا ہی امیر سب پیارے معلوم ہوں گے اور ان کے حقوق کا کتنا خیال دل میں پیدا ہو گا کہ یہ بھی تو اس کی مخلوق ہیں۔ پھر ایسی دنیا جہاں ہر دل میں خدا بستا ہو کیا برائیاں یا شیطان رہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں کہ وہ تو صرف پاک دلوں میں بستا ہے۔

ہم اپنے دلوں سے تکبر کو کیوں نہ ختم کریں کہ متکبر انسان تو نعوذ باللہ خدا سے جنگ کی حالت میں ہوتا ہے ہم اپنے آپ کو سب سے ادنیٰ سمجھیں کہ یہ بھی تو خدا کو پانے کی راہ ہو سکتی ہے۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

لہٰذا خدا کو پانے کے لئے اپنے دلوں کو غرور سے پاک کریں۔ کیا خدا قادر نہیں کہ ہم سے ہمارا غرور چھین کر ایک حقیر کیڑے کی مانند کر دے۔ اگر وہ رحمٰن ہے تو قہار بھی ہے۔ ہم کو اس خدا کا خوف کیوں نہیں کہ جو اگر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے تو حد سے تجاوز کرنے والوں پر عذاب بھی نازل کرتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

فضیلت سلطانہ صاحبہ

خدا ایک پیارا خزانہ ہے

میری زندگی کا یہ پہلا موقع ہے کہ میں نے اپنے خیالات، محبت اور جذبات پیش کرنے کے لئے قلم اٹھایا اس رحمٰن خدا کے حضور اور یہ محض اس کے فضل سے ہی ہوا کہ اس کی مدد کے بغیر انسان بالکل بے بس ہے اور کوئی ارادہ اپنے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ نہ چاہے۔ گو کہ بہت ہی گنہگار، کم علم اور کم فہم ہوں لیکن محض اس کے فضل سے جب اس ذات لاریب کے لاتعداد احسانات اور نعمتوں پر غور کرنے کی توفیق پائی تو دل اس کی محبت سے سرشار ہوا تھا اور اپنے آپ کو بہت بے بس اور لاچار انسان محسوس کیا اور بہت ہی بے چینی اپنے دل میں پائی کہ اے پاک خدا! میں کس طرح سے اظہار کروں کون سا طریقہ اپناؤں کہ تجھے پتہ چل جائے یہ حقیر انسان تجھ سے کتنا پیار کرتا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تو رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور محبت اور خوف سے پکاری ہوئی ہر صدا کو وہ سنتا ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

''وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 11)

لہٰذا وہ میرے بے چینی سے نکلے ہوئے یہ الفاظ بھی سن رہا ہوگا۔ میرے دل میں یہ خواہش شدت سے اٹھی کہ اس کے حضور ایک خط لکھوں یہ شعور رکھتے ہوئے بھی کہ وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا لیکن دل کے ارادوں اور نیتوں سے تو وہ بھی بخوبی آگاہ ہے لہٰذا میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ایک نذرانہ عقیدت اس مضمون کی شکل میں بھی تو اس کے حضور پیش کرسکتی ہوں۔ بہت خوف بھی محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں اس کے حضور بے ادبی نہ ہو جائے لیکن خدا سے دعا کے ساتھ کہ وہ مجھے بہترین الفاظ میں اظہار محبت کی توفیق دے۔ (آمین)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان کہ جس کے پاس خدا آجاتا ہے اور جس کو وہ عزت دیتا ہے لیکن ہمیں خدا کیسے مل سکتا ہے کہ ہمارے اندر تو بہت سی برائیاں ہیں اور ہم نے تو شائد اس کی طرف ایک قدم بھی نہیں اٹھایا اور یہ محض اس کا فضل ہی ہم پر ہوسکتا ہے جو ہم ان برائیوں سے نجات پاسکیں۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کا اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا:

''درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی، کبر، ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر موت نہیں آتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ مواد ردیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے۔'' (الفضل 17 فروری 2005ء)

یعنی جب تک خدا کا فضل نہیں ہوگا ہم اس ذات باری تعالیٰ کے وجود سے بے خبر رہیں گے۔ گو زبان سے تو ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے وہ ہر وقت ہمیں دیکھتا ہے لیکن اگر واقعتہً ہمارے دل میں یہ خیال ہمہ وقت موجزن رہے تو ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور کوئی برائی ہم میں باقی نہ رہے۔ گو سب برائیوں سے نجات پانا بہت مشکل ہے لیکن خدا کے فضل سے کچھ بھی ناممکن نہیں اور کیا بعید کہ وہ رحمٰن خدا کب ہم پر اپنا فضل کرلے۔ اسے ہماری کون سی ادا پیاری لگ جائے کہ تب وہ ہمارا ہو جائے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں پہلا قدم خود اٹھانا ہوگا۔ اس کے حضور کوئی خدمت بجالانی ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خالصتاً اس کی رضا پانے کے لئے ہو۔ اس وقت دنیا کا خیال ہمارے ذہنوں میں بالکل نہ ہو۔ دیکھیں ہم سب نمازیں پڑھتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو محض عادتاً پڑھتے ہیں وضو بھی بس رسماً کرتے ہیں۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہم پوری دلجمعی اور ایمان کے ساتھ یہ سوچ لیں کہ ہم خدا کے حضور حاضر ہو رہے ہیں جس نے ہمیں پیدا کیا اور وہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے وہ نہ صرف دل بلکہ جسم کی صفائی بھی چاہتا ہے۔ وضو کرتے وقت اگر ہم سوچیں تو کس طرح ممکن ہے کہ ہم رسماً وضو کریں دیکھیں جب ہم کسی معزز آدمی کے گھر جاتے ہیں تو صفائی کا کتنا خیال رکھتے ہیں۔ بہترین لباس اور خوشبو کا استعمال کرتے ہیں اور ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ اچھے بن کر جائیں تو کیا وہ خدا جس نے ہمیں یہ سب نعمتیں دیں جو ہم استعمال کرتے ہیں وہ جو اس پوری کائنات کا مالک ہے اس کے سامنے حاضر ہونے سے پہلے ہم کتنا صفائی کا خیال رکھتے ہیں وہ تو جمیل ہے اور حسن کو پسند کرتا ہے لیکن حسن اس کی نظر میں مہنگے نہیں بلکہ صاف کپڑوں میں ہے۔ کیونکہ جب تک ظاہری صفائی نہیں ہوگی، دل کی صفائی بھی ممکن نہیں۔ ظاہری صفائی کا تو بہت سے لوگ التزام کرتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ان کے دل بھی صاف ہوں۔ لیکن جو پاک دل ہوں ممکن ہی نہیں کہ وہ جسمانی طور پر گندے ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اس پاک خدا کو ہماری یہ ادا ہی پسند آجائے کہ ہم اس کی خاطر ظاہری صفائی کر رہے ہیں۔ اور وہ اس کو ہمارا پہلا قدم جان کر مزید نیکیاں کرنے کی توفیق دے۔

کس قدر پیارا ہے ہمارا خدا اور کس قدر پیاری ہیں اس کی تعلیمات اور کتنا رحمٰن ہے وہ اپنے بندوں پر کہ کہیں تو وہ اس سے پیار کرتا ہے جو اس کی راہ میں اپنی پسندیدہ چیز قربان کر دیتا ہے اور کہیں وہ اس پر مہربان ہوتا ہے جو اس کی دی گئی نعمتوں کو اس کے پیار میں اور اظہار تشکر کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ بات تو صرف نیت کی ہے کہ وہ کسی بھی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اگر وہ محض اس کی رضا کی خاطر کی گئی ہو۔ وہ تو انسان کے ایک قدم چل کر آنے پر دس قدم آگے ہو کر بڑھ کر اس کو تھام لیتا ہے اور مزید نیکیاں کرنے کی توفیق دیتا ہے اور پھر انسان بڑھتا بڑھتا اس مقام کو پالیتا ہے کہ جہاں خدا کی رضا اس کی رضا بن جاتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 22)

ہمارا پیارا خدا تو ماں سے بھی بڑھ کر ہم سے پیار کرنے والا ہے لیکن وہ بے نیاز بھی تو ہے۔ اسے تو کوئی حاجت نہیں کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ اس کی ربوبیت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا اگر ہم اس کو بھول جائیں لیکن وہ دل جس میں ذرا سا بھی تقویٰ ہو اور خدا کا پیار اور خوف ہو وہ اس دل کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اس کے تقویٰ کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اپنے فضلوں کی بے انتہا بارش کرتا ہے۔

اگر خدا کی رحمانیت پر غور کرنے کی توفیق پائیں تو دل اس کے شکرانے اور پیار سے بھر جاتا ہے وہ کتنا رحمٰن ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے اور وہ اس کو معاف کر دیتا ہے اس کے توبہ کرنے پر انسان پھر سے اس کے احسانات کو بھول کر شیطان کے گروہ میں واپس آجاتا ہے لیکن وہ آگے بڑھ کر پھر اس کو تھام لیتا ہے کہ اگر انسان اس سے رجوع کرے۔ وہ تو ہم جیسے گناہگار انسانوں کو معاف کرتا چلا جاتا ہے۔ بے انتہا راہیں اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کی کھلی پڑی ہیں لیکن ہم تو اس کی برکات سے بہت دور اور غافل پڑے ہیں۔ ہم کیوں نہیں ہر وقت اس کی یاد میں محو رہتے کہ اس کو سوچنا تو بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے۔

اس سے اظہار محبت کرنا، باتیں کرنا بہت ہی لطف دیتا ہے جب ہم کسی انسان سے بار بار ایک ہی طریق پر اظہار محبت کریں تو شائد ایک وقت کے بعد وہ بیزار ہو جائے لیکن سبحان اللہ کیسا ہی پیارا خدا ہے ہمارا کہ جتنا اس سے محبت کا اقرار کرو، باتیں کرو وہ بے زار ہونے کی بجائے اپنے پیار میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے اور بہت پیار سے ہماری باتیں سنتا ہے۔

وہ اپنے بہت ہی قریب اپنا بہت ہی پیارا دوست معلوم ہوتا ہے ہم کیوں اس کی یاد کو بھلائے دنیاوی کاموں میں الجھے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میری زندگی صرف احیائے دین کے لئے ہے اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی منہ نہ پھیر لیں ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت و رنج گزرنے والی چیزیں ہیں اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت و رنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی میں راحت پائیں گے۔ بہشت انہی کی وراثت ہے جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذات، عیش و عشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج و راحت کیا چیز ہیں جس کو آخری خوشحالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس ناپاک گھر کی عزت اور ذلت کو کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس غم سے غمگین اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔'' (الفضل 20 جنوری 2001ء)

اگر ہم آخرت کو ہی اپنی منزل جانتے ہوئے خود کو ایک مسافر سمجھیں تو کیا یہ وقتی پریشانیاں اور دکھ اور تکالیف ہمیں پریشان کریں گی۔ اور کیا اس سفر میں ملنے والی خوشی ہمیں خدا اور اپنے اصل ٹھکانے تک پہنچ کی لگن سے دور لے جاسکتی ہے۔ ہاں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کہ ہم تو بہت ہی کمزور انسان ہیں اور ہمارا نفس ہم پر بہت غالب ہے لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 25)

کیا حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ ارشاد ہمارے دلوں میں امید کی شمع روشن نہیں کرتا۔ کیا ہی اعلیٰ سودا ہے جو ہمیں ہماری نیند، مال، جان اولاد کو قربان کرنے سے ہمارا خدا مل جائے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کے حضور عبادت بجالاتے تھے۔ کیا ہی جان اور کیا ہی مال۔ آپ کو تو اس سے بڑھ کر کچھ عزیز نہیں تھا اس عظیم انسان کے سامنے ہم ادنیٰ انسان کیا چیز۔ تو وہ مال، جان اور اولاد جو درحقیقت اسی کے عطا کردہ ہیں ہم کیوں اس کی راہ میں قربان کرنے سے ڈرتے ہیں۔ کیا خبر اور کون جانے کہ کون سی صدق دل سے کی گئی نیکی اس کے حضور شرف قبولیت پالے۔ اور وہ ہمیں مل جائے کہ اگر وہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا۔ سو کیوں نہ ہم اس کو پانے کے لئے خود کو حقیر سمجھیں۔ اس زندگی کو اس کی امانت سمجھیں اور اپنے نفس کو اس کی خاطر قربان کر دیں۔ اپنی زندگی کو عارضی سمجھیں کہ موت تو برحق ہے۔ اس کا کچھ بھروسہ نہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں سیڑھی پر ایک قدم رکھتا ہوں تو اعتبار نہیں کہ دوسری پر بھی رکھوں گا''۔ (ذکر حبیب ص 212 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب) لیکن اگر ہم خدا کو پانے کی جستجو میں لگ جاویں تو پھر کیا دنیا اور کیا آخرت وہ تو

(باقی صفحہ 4 پر)

ڈاکٹر بقاپوری صاحب

نماز اور جسمانی صحت

قرآن مجید میں نماز کے متعلق کم وبیش 74 دفعہ ذکر کے ذریعہ نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔اور نماز کی حرکات (قیام، رکوع، قعدہ اور سجدہ وغیرہ) کی نشاندہی مندرجہ ذیل آیات میں کی گئی ہے۔

(نساء:103)۔(بقرہ:125)۔(حج:26)

ان آیات میں چار نمایاں حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی 1۔قیام،2۔رکوع،3۔سجدہ،4۔قعدہ۔

نماز پڑھنے کا طریق حضرت رسول کریم ﷺ نے سکھایا۔نماز میں ان چار مختلف حالتوں کے دوران انسانی جسم کے مختلف حصوں پر دباؤ پڑتا ہے جس کا اثر جسم کے دیگر مختلف اجزاء پر پڑتا ہے۔

حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین جا کر۔اس کا یہ مطلب ہے کہ چین جیسے دور دراز ملک میں بھی جانا پڑے تو علم کی خاطر ضرور جاؤ۔علم صرف الف با تا پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس پر غور وخوض کر کے استفادہ بھی کرنے کا نام ہے۔اس حدیث میں یہ بھی اشارہ مخفی ہے کہ چین میں کچھ ایسے بھی علوم ہیں جن کو جا کر حاصل کرو وہ تمہیں فائدہ دیں گے۔

جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ علم طب میں بعض اطراف میں چین منفرد ہے۔مثلاً جڑی بوٹیوں سے علاج، پانی سے علاج، دباؤ سے علاج وغیرہ۔اس مضمون میں ہم طب کی اس شق کا ذکر کریں گے جس کو دباؤ سے علاج یا Accu-Pressure طریقہ علاج کا نام دیا گیا ہے۔اس طریقہ علاج کی بنیاد اس امر پر ہے کہ جسم میں کسی بیماری کے علاج کے لئے جسم کے کس حصہ پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ بیماری دور ہو چونکہ نماز میں جسم کے مختلف حصوں پر دباؤ پڑتا ہے اور اسے قدرتی طور پر علاج بھی ہوتا رہتا ہے۔اس لئے خاکسار نے اسے بطور خاص چنا ہے۔

اب ہم نماز کی مختلف حرکات کا ذکر کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ کن حرکات سے جسم کے کن حصوں پر کیا اثر پڑتا ہے یاد رہے کہ یہ طریقہ علاج نتیجہ ہے اس غور اور فکر کا کہ نماز کو خاص توجہ سے ادا کرنے والے چست کیوں رہتے ہیں۔

نماز ادا کرتے ہوئے مختلف حالتوں میں جسم کے جن حصوں پر دباؤ پڑتا ہے وہ یہ ہیں۔

قیام

قیام کے دوران پاؤں کی ایڑیوں پر دباؤ۔ پاؤں اور پنجوں پر دباؤ۔ پاؤں کی انگلیوں پر دباؤ۔ پاؤں کے تلوؤں کے باہر کے حصہ پر دباؤ۔ دونوں بازوؤں کو باندھنا جس سے پورے بازو پر دباؤ اور زور پڑتا ہے۔ قومہ (رکوع کے بعد قیام) کے دوران بازوؤں کو سیدھا لمبا رکھنا اور ہر دو قیام میں جسم کو سیدھا رکھنا۔

رکوع

پاؤں کے اگلے حصہ پر زیادہ دباؤ۔گھٹنوں پر ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا اور انگلیوں اور انگوٹھوں کا دباؤ۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن اور سر کو جھکا کر زمین کے متوازی رکھنا اور اس سے کندھوں اور کولہوں پر دباؤ۔ قیام سے رکوع میں جاتے ہوئے کولہوں، ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ اور بازوؤں کے جوڑ اور پٹھوں کی حرکات۔اسی طرح رکوع سے قومہ میں جاتے ہوئے پٹھوں کی حرکات۔

سجدہ

قیام سے سجدہ میں جاتے ہوئے ٹانگوں، ریڑھ کی ہڈی اور بازوؤں کے پٹھے اور جوڑوں کی حرکت۔ دوران سجدہ دونوں ہاتھوں کی پوری ہتھیلیوں، انگلیوں اور انگوٹھوں پر دباؤ۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں اور انگوٹھوں پر دباؤ۔دونوں گھٹنوں پر دباؤ، ناک کی نوک پر دباؤ، پیشانی پر دباؤ۔

قعدہ

دائیں پاؤں کی انگلیوں اور انگوٹھے پر دباؤ، دونوں کولہوں پر دباؤ، ریڑھ کی ہڈی کو سیدھا رکھنا، بائیں ٹانگ پر دباؤ، بائیں پاؤں کے باہر کے حصہ پر دباؤ، بائیں پاؤں کے اندر کے حصہ پر بائیں کولہے کا دباؤ، دونوں ہاتھوں کا دونوں گھٹنوں پر دباؤ۔

دباؤ کے اثرات

اب ہم ذکر کریں گے کہ جسم کے کس حصہ پر دباؤ کا اثر کہاں پڑتا ہے۔

ہاتھ

انگوٹھے کا آخری پور: دماغ، دماغی پٹھے، پچوٹری گلینڈ

انگوٹھے کی پہلی پور: سر کے پٹھے

انگوٹھے کا ہتھیلی پر ابھار: گردن کے پٹھے اور مہرے۔تھائرائڈ اور پیراتھائرائڈ گلینڈز

کلائی کے ساتھ کا ہتھیلی کا ابھار: مثانہ

چھوٹی انگلی کے نیچے ہتھیلی کا ابھار: دل۔تلی

باقی انگلیوں کے نیچے ہتھیلی کے ابھار: پھیپھڑے

انگلیوں کے ہتھیلی کے ساتھ کے پور: کان (سماعت)۔آنکھیں (بصارت)

انگلیوں کے درمیانی اور آخری پور: کان اور پٹھے، عام پٹھے

پاؤں

انگوٹھا: دماغ۔دماغی پٹھے۔پچوٹری گلینڈ

انگلیاں: طاقت پٹھے۔کان

انگوٹھے کے نیچے پاؤں کے تلوے میں ابھار: سر کے پٹھے۔گردن گلا

انگلیوں کے نیچے تلوے میں ابھار: پھیپھڑے

ایڑی: پیٹھ۔ کمر۔کولہے۔ گھٹنے۔ مثانہ۔ انتڑیاں۔بڑی انتڑیاں۔اپنڈیکس۔شیاٹک پٹھے

ٹانگ کا بیرونی حصہ: معدہ کے عوارض

بایاں پاؤں

پاؤں کا اندرونی حصہ: ریڑھ کی ہڈی

پاؤں کا بیرونی حصہ: جگر۔ پتہ۔ کندھے۔ دل۔کولہے

ٹخنے کے پاس کا حصہ: شیاٹک پٹھے۔جنسی غدود

ناک کی نوک

پوری طرح ہوش میں رہنا

پیشانی

نزلہ۔زکام۔کھانسی

نماز کے دینی فضائل تو مسلم ہیں ہی لیکن قربان جائیے اپنے رب کریم کے کہ اس نے نماز کی حرکات ہمارے لئے ایسی مقرر کر دیں کہ ان سے ہمارے جسم کو ورزش اور تقویت ملتی ہے جس کے نتیجہ میں ہمارا جسم چاق وچوبند رہتا ہے۔گویا کہ نماز سے انسان کو خدا کی خوشنودی اور جسمانی تندرستی بھی حاصل ہوتی ہے۔

امتہ الباسط شبانہ صاحبہ

میری والدہ محترمہ امتہ الحی صاحبہ کی یاد میں

میری والدہ محترمہ امتہ الحیٔ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کپورتھلوی مکرم شیخ محبّ الرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی اور حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی رئیس حاجی پور کی پوتی تھیں۔

آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے والی دعا گو خاتون تھیں۔آپ دعاؤں کا ایک خزینہ اور نہایت مہمان نواز تھیں۔اگر گھر میں کوئی آ تا تو فوراً کھانے وغیرہ کی تیاری میں مشغول ہو جاتیں۔

آپ پنجگانہ نماز کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔اور بچوں کو بھی تلقین کرتیں۔ہم دونوں بہنیں اپنی والدہ کے ساتھ نماز ادا کرتیں۔جبکہ دونوں بھائی اپنی چھوٹی عمر میں والد صاحب کے ہمراہ بیت الذکر میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے جاتے۔جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں نے یہی دیکھا ہے کہ والدہ صاحبہ اور والد محترم رات کے آخری حصہ میں باقاعدگی سے اٹھتے اور نماز تہجد ادا کرتے، پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور پھر نماز فجر ادا کرتے۔

آپ ہمیں کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کرنے کے متعلق اکثر کہتیں۔آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار خلفائے احمدیت کا زمانہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ ہمیشہ خدمت دین میں وقت گزارنے کی کوشش کرتیں۔راولپنڈی اور فیصل آباد میں قیام کے دوران آپ ناصرات کی سیکرٹری اور صدر لجنہ اماء اللہ مسلم ٹاؤن راولپنڈی کے طور پر فرائض سرانجام دیتی رہیں۔

آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ کسی پر بوجھ نہ بنوں۔ ہمیشہ یہ دعا کرتیں کہ اے خدا مجھے کسی کا محتاج نہ بنانا اور چلتے پھرتے ہی اٹھا لینا۔خدا تعالیٰ نے ان کی یہ دعا ایسے سنی کہ ایک شام آپ کسی کی وفات پر افسوس کے لئے گئیں۔راستہ میں ہی کچھ تکلیف محسوس کی۔اور دو دن فضل عمر ہسپتال میں رہ کر مورخہ 26 جون 2004ء کو صبح پانچ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں ادا کی گئی۔اور مورخہ 26 جون کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم شیخ نعمت الرحمٰن صاحب اور مکرم شیخ ہبۃ الرحمٰن صاحب مقیم لندن اور دو بیٹیاں خاکسارہ امتہ الباسط اہلیہ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ اور مکرمہ ناصرہ کوکب صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالوحید خالد صاحب مقیم امریکہ چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔(آمین)

ٹائیفائیڈ

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

’’ٹائیفائیڈ کی صورت میں جب بپٹیشیا کی علامتیں ہوں تو بپٹیشیا لازمی دوا بن جاتی ہے لیکن اس کی مددگار کے طور پر ٹائیفائیڈینیم 200 اور پائیروجینم 200 ملا کر اس کے اثر کو اور بھی تیز کر دیتی ہیں‘‘۔

(صفحہ:122)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **46955** میں شبانہ گلناز ولد جماعت علی مرحوم قوم وڑائچ جٹ پیشہ ٹیچر عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹوار ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ سکول ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شبانہ گلزار گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفی منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 چوہدری نصراللہ خاں وصیت نمبر 20320

مسل نمبر **46956** میں خالدہ مبشر زوجہ میجر (ر) مبشر احمد سدھو قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 11 تولے مالیتی -/105000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ مبشر گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) مبشر احمد سدھو خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق قیصر ولد محمد حسین بہاولپور

مسل نمبر **46957** میں فلائنگ آفیسر فوزیہ مبشر بنت میجر (ر) مبشر احمد سدھو قوم سدھو راجپوت پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوزیہ مبشر گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) مبشر احمد سدھو والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق احمد قیصر ولد محمد حسین بہاولپور

مسل نمبر **46958** میں طاہر احمد سدھو ولد میجر (ر) مبشر احمد قوم سدھو راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد سدھو گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) مبشر احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق قیصر ولد محمد حسین بہاولپور

مسل نمبر **46959** میں مبشر احمد ولد بشیر احمد قوم بھٹی جٹ پیشہ زراعت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 183 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 11 ایکڑ اراضی واقع چک نمبر 206 تحصیل فورٹ عباس مالیتی -/6000000 روپے۔ 2۔ مویشی مالیتی -/53000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد بشیر احمد 183 مراد گواہ شد نمبر 2 محمد لطیف ولد محمد نذیر

مسل نمبر **46960** میں محمد آصف بھٹی ولد منیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ الیکٹریشن عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 183 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد آصف بھٹی گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد لطیف ولد محمد نذیر 183 مراد

مسل نمبر **46961** میں مبارک احمد کالو ولد احمد خاں قوم شکرانی بلوچ پیشہ کاشتکاری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی سلطان موضع رسولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ایک کنال واقع موضع شکرانی مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد کالو گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم خان ولد سردار احمد خان گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم خان ولد احمد خان

مسل نمبر **46962** میں نجمہ مبارک زوجہ مبارک احمد کالو قوم شکرانی بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی سلطان ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-1-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ 1۔ ایک کنال زمین موضع رسولپور مالیتی -/3000 روپے۔ 2۔ اڑھائی بیگھے زمین موضع شکرانی مالیتی -/25000 روپے۔ 3۔ حق مہر بصورت طلائی زیور 2 تولہ مالیتی -/20500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نجمہ مبارک گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم خان ولد سردار احمد خان گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم خان ولد احمد خاں

مسل نمبر **46963** میں شمس الزمان ولد سعید احمد قوم شکرانی بلوچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع رسولپور بستی شکرانی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شمس الزمان گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد طاہر معلم وقف جدید وصیت نمبر 31694 گواہ شد نمبر 2 سردار حیدر خاں ولد محمد رفیق احمد

مسل نمبر **46964** میں رشدہ گلناز بنت غلام رسول شاکر قوم بھنڈر پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 161 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی چین -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رشدہ گلناز گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب ناصر ولد عبدالغفور 161 مراد گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد ولد غلام رسول شاکر 161 مراد

مسل نمبر **46965** میں غزالہ مقبول بنت مقبول احمد قوم بھنڈر پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 161 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ غزالہ مقبول گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب ناصر 161 مراد گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد 161 مراد

مسل نمبر **46966** میں عظمیٰ مقبول بنت مقبول احمد قوم بھنڈر پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 161 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عظمیٰ مقبول گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب ناصر 161 مراد گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد 161 مراد

مسل نمبر **46967** میں امتہ القدیر زوجہ محمد یوسف قوم سروعہ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 161 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/30000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ القدیر گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب ناصر گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف خاوند موصیہ

مسل نمبر **46968** میں احسان اللہ ولد فضل احمد قوم بھنڈر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 161 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احسان اللہ گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف ولد رسول بخش 161 مراد گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد ولد غلا رسول شاکر 161 مراد

(حضور کا دورہ بقیہ از صفحہ 2)

تقریب کے بعد دعا ہوگی۔ اس میں آپ سب شامل ہوں۔

تین بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے میٹرنٹی وارڈ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ نصب فرمائی۔ پھر علی الترتیب امیر صاحب یوگنڈا، ایڈمنسٹریٹر صاحب احمدیہ ہسپتال امبالے، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، ڈاکٹر عبدالوحید صاحب، صدر صاحب مجلس انصاراللہ، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، نائب صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، صدر صاحبہ لجنہ امبالے زون نے اینٹیں نصب کیں۔ اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور تین واقفین نو بچوں عزیزم عبدالواسع، نصیر الدین احمد صاحب اور قاسم احمد نے بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر

حضور انور نے دعا کروائی

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ایڈمنسٹریٹر صاحب احمدیہ ہسپتال امبالے کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور نے فرمایا جب میں بارہ سال قبل یوگنڈا آیا تھا تو چند دن یہاں مقیم رہا تھا۔

اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لائے جہاں بچیوں نے کورس کی شکل میں نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے ان بچیوں میں قلم تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد چار بجے سہ پہر امبالے سے واپس Jinja کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور جنجہ پہنچے۔ آٹھ بجے حضور انور نے احمدیہ بیت جنجہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(بقیہ صفحہ 1)

آپ کی شادی 1956ء میں محترمہ بشارت بیگم صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد منیر صاحب (برادر اصغر حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری) سے ہوئی۔ آپ کے تین بیٹوں اور دو بیٹیوں کے نام درج ذیل ہیں۔ مکرم عبدالسلام صاحب اسلام آباد، مکرم عبدالباسط صاحب کیلگری کینیڈا سابق کارکن روزنامہ الفضل، مکرم عبدالاعلیٰ صاحب بیلجیئم، مکرمہ سعادت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم خان صاحب کراچی، مکرمہ بدر منیر بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حامد ناصر صاحب لاہور۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن کریم

☆ مکرم محمد اسماعیل اسلم صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کی پوتی عزیزہ طوبیٰ مبارک بنت مبارک احمد شاہد ہمبرگ جرمنی نے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کرلیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

✪ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ عزیزم مکرم منور احمد اعوان صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب اعوان مرحوم صدر جماعت احمدیہ چکوال مورخہ 28 مئی 2005ء بعمر 52 سال انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حاجی عبدالعزیز صاحب امیر ضلع چکوال نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر اور چار چھوٹے بچے چھوڑے ہیں بڑے بچے کی عمر 16 سال ہے آمنہ طیبہ صاحبہ خاکسار کی بھانجی ہیں۔ مرحوم نہایت اخلاص اور فدائیت کے ساتھ رات دن سلسلہ کی خدمت میں مگن رہے اور ان کا خلافت اور سلسلہ سے فدائیت کا تعلق تھا احباب جماعت سے مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔ جون 2005ء

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:12

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

محررین درجہ دوم کی ضرورت

☆ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

تعلیمی قابلیت: ایف اے/ایف ایس سی۔ بی اے/بی ایس سی (کم از کم 45% نمبر) کمپیوٹر جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست دینے کے لئے عمر کی حد 18 تا 25 سال ہے۔

دو دفعہ امتحان کمیشن میں فیل شدہ امیدوار درخواست دینے کا اہل نہیں ہے۔

مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والے امیدوار اپنی درخواستیں، تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 20 جون 2005ء تک دفتر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

نصاب درج ذیل ہے:۔

الف۔ قرآن مجید ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ، چالیس جواہر پارے، ارکان دین، نماز باترجمہ مکمل

ب۔ کشتی نوح، برکات الدعا، عام دینی معلومات، درثمین (نظم شان اسلام)، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ

ج۔ انگریزی، حساب (معیار بمطابق میٹرک)، عام معلومات

نوٹ: 1۔ امیدوار کا خوشخط ہونا ضروری ہوگا۔

2۔ ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔ کامیاب ہونے کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے۔

(ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم میجر محمود احمد ملک صاحب افسر حفاظت خاص کے بڑے بھائی مکرم ملک محمد افضل صاحب امیر جماعت واہ کینٹ ابن ملک برکت علی صاحب سابق امیر جماعت حافظ آباد کی دائیں آنکھ کا Retina Detach ہوگیا تھا جس کا اپریشن ایک ماہ قبل ہوا تھا لیکن ابھی تک بینائی بحال نہیں ہوئی۔ اب ڈاکٹروں نے ایک اور Minor اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیچیدگیوں کو دور کرکے انہیں بینائی عطا فرمائے۔ آمین

☆ مکرم وحید احمد صاحب دارالفضل غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے نانا جان سلسلہ احمدیہ کے پرانے خادم مکرم چوہدری احمد دین صاحب پنشنر تحریک جدید حال مقیم جرمنی ان دنوں دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹرز نے دل کا آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ سے نوازے۔ اور ان کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

☆ مکرم سید محمد منیر شاہ صاحب لاہور کی والدہ محترمہ بعمر 80 سال فرش پر گرنے سے ٹانگ کا فریکچر ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود ☎ 04524-215231

Woodsy Chiniot Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Chowk Chiniot.
Mobile:0320-4892536
92-47-6334620 -047- 6000010
URL:www.woodsy.biz
Email:salam@woodsy.biz

ھوالشافی ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

ربوہ گردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
فون آفس: 047-6214220
موبائل: 0300-7704214

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

C.P.L 29